نمبر ۱۲۹ | مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۴ محرم سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۷ اپریل بوقت ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۲۵ اپریل کی شام کو حضور کو تحت سر درد کی شکایت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے ایک بجے شب تک نیند نہ آئی۔ ۲۶ اپریل کو دن بھر ہلکا ہلکا درد رہا۔ ان دونوں دنوں میں بخار سے آرام رہا۔ ۲۶ کی شب کو نیند بخوبی آ گئی۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب سلسلہ کے بعض کاموں کی سرانجام دہی کے لئے لاہور میں مقیم ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب مہاجر بدوملہوی کئی دن سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے

(تحریر فرمودہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء)

"پس اے عزیزو! تم خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہوئے ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ [illegible] بار [illegible] اور ان کی [illegible] ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ [illegible] کے اندھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں۔ اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اسا روز تیرے بدر فتح نمایاں ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کا غیب نہایت مخفی اور عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے رسولوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں۔ اور کسی پر نہیں کھلتا۔ اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہیں دی جاتی پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے۔ تا وہ جو خدا تعالیٰ کی شناخت نہیں کرتے۔ اور نہ مجھ کو۔ ان کو پتہ لگ جائے۔" (الحکم ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء)

نشر و اشاعت کے لئے بارہ سو روپیہ ۱۲۰۰

نمائندگانِ مجلس شوریٰ اپنی نمائندگی کا حق ادا کریں

گذشتہ ہفتہ مجلس شوریٰ میں نمائندگان نے نشر و اشاعت مضبوط کرنے کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا تھا۔ اس کے ہ کی ضرورت نہیں۔ ان کی اپنی خواہش کے ابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ۱۲۰۰ روپیہ ذی استطاعت اب سے وصول کیا جائے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ س کے لئے ۶۰ روپے کے عطیہ کا وعدہ رمایا تھا۔ مقامی انجمنوں کے نمائندگان بجمعہ سدی روپیہ بھجوانے کا انتظام کر کے شکور فرمائیں۔ امید ہے۔ کہ جملہ کارکنان تبلیغ اس میں ان کی مدد کریں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

"الفضل" کے وی پی آتے ہیں؟

الفضل نمبر ۱۲۶ صفحہ ۱۰-۱۱ پر ان خریداران الفضل کی فہرست اسماء شائع ہو چکی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہے مہربانی فرما کر اپنے اپنے نام دیکھ کر قیمت بذریعہ منی آرڈر با محاسب جلد بھجوا دیں۔ ورنہ پانچ مئی ۱۹۳۳ء کو وی۔پی ہو جائیں گے۔ جو ضرور وصول کرنے ہونگے۔ (مینیجر الفضل۔ قادیان)

سادات رجوعہ کا قابل تعریف طریق عمل

سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم رجوعہ ضلع جھنگ کے ایک قابل روشن خیال۔ اور مسلمانوں کی بہتری و بھلائی کے متعلق اپنے دل میں درد رکھنے والے انسان ہیں۔ ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی۔ کہ حسب دستور خاندان سادات آپ کو اپنے خاندان کا سردار منتخب کیا گیا ہے۔ اور اس طرح ان کے کندھوں پر اپنے خاندان کے سود و بہبود کی ذمہ داری خاص طور پر رکھ دی گئی ہے۔ سید صاحب موصوف اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اور تمام پنجاب کے معززین کے نزدیک کافی وقعت رکھتے ہیں۔ اگر یہ طریق تمام خاندانوں میں رائج ہو جائے۔ اور وہ اپنے منتخب کردہ سردار کو صحیح معنوں میں اپنا سردار قرار دے لیں۔ تو انہیں کئی رنگ میں فوائد حاصل ہوں۔ امید ہے۔ سادات رجوعہ جن میں سردار منتخب کرنے کا رواج دیرینہ ہے۔ سید غلام عباس صاحب کی خدمات سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں گے۔ اور سید صاحب موصوف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سید القوم خادمھم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے خاندان کے لئے نافع وجود ثابت ہونگے ؛

تعلیم یافتہ احمدی بےکار نوجوانوں کے لئے نادر اور زریں مواقع

جناب ناظر صاحب امور عامہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت میں ایسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک کافی تعداد ہے۔ جو بےکار اپنی عمر کی قیمتی گھڑیاں اس انتظار میں ضائع کر رہے ہیں۔ کہ انہیں کب کوئی نوکری ملتی ہے۔ مجھے ایسے مواقع کے متعلق معلومات پہونچی ہیں۔ جن میں وہ اپنی عمروں کو مفت کی انتظار میں ضائع ہونے سے انشاء اللہ بچا لیں گے۔ میں ان کے لئے صرف ان نوجوانوں کو مخصوص کروں گا۔ جو دین سے سچی محبت رکھنے والے۔ مخلص اہل ہمت۔ مشقت برداشت کرنے والے۔ اخلاق میں ممتاز احمدی ہونگے۔ ایسے احمدی نوجوانوں کی درخواستیں معہ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیقی شہادت کے میرے نام جلدی بھیج دی جائیں۔ یہ دراصل کام امور عامہ کا تھا۔ مگر بعض وجوہات کی بناء پر اعلان ہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میں اپنی طرف سے کر رہا ہوں۔ اور درخواستیں بھی مجھے ہی آنی چاہئیں۔ ذمہ دار کارکن تصدیق کرتے ہوئے مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کریں ؛

زریں مواقع جن کا مذکورہ بالا عنوان میں اعلان ہے۔ بیرون ہند۔ ممالک امریکہ۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ جاپان وغیرہ میں ہیں۔ اس لئے ایسے نوجوان بری و بحری سفر کے لئے سرمایہ بھی رکھتے ہوں۔ کم از کم اتنا سامان و جسمانی طاقت و ہمت تو ہو۔ کہ پیدل بھی سفر کرنا پڑے۔ تو اس سے گھبرائیں نہیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

بھائی کی تلاش

میرے چھوٹے بھائی قریشی عبد اللطیف صاحب احمدی عمر تخمیناً ۳۰/۳۵ سال سابق پرمانینٹ وے انسپکٹر ریلوے کچھ عرصہ سے جانب دہلی اور علی گڑھ گئے تھے۔ چونکہ ان کے لئے چند ایک عمدہ ملازمتوں کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے ان کا پہونچنا ضروری ہے۔ پس اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قریشی صاحب مذکور جہاں کہیں ہوں۔ اس جگہ کے احمدی احباب ان کو فوراً مطلع فرما کر قادیان بھیج دیں۔ یا قریشی صاحب اگر خود یہ اعلان دیکھیں تو ... پہنچ ... کر اپنا مکمل پتہ لکھ کر قادیان بھیج دیں ؛

خاکسار قریشی عبد المجید سب انسپکٹر پولیس ضلع کیمبل پور رخصتی۔ قادیان۔

نظارتوں کو تار دینے کے متعلق ضروری اعلان

یہ اعلان پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ نظارتوں کے نام جو تار بھیجے جائیں۔ ان کے پتہ میں ... کے نام کے ساتھ "احمدیہ" لفظ ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ تار تقسیم نہیں کیا جاتا۔ ... نہیں لکھتے۔ اس لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت کے نام کے تار میں "احمدیہ" لفظ ضرور لکھا جایا کرے۔ مثلاً ناظر تبلیغ احمدیہ یا ناظر تعلیم احمدیہ۔ یا ناظر اعلیٰ احمدیہ ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ)

بجٹ سنہ ۳۳-۱۹۳۴ء کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

گذشتہ مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بجٹ آمد و خرچ ۳۳-۱۹۳۴ء کے متعلق جو تقریر فرمائی۔ وہ نظارت بیت المال نے ۱۶ صفحہ کے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر شائع کر دی ہے۔ یہ تقریر نہایت اہم۔ اور ضروری ہے کسی احمدی کو اس کے مطالعہ سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ جہاں جہاں یہ تقریر بھیجی جا چکی ہے۔ وہاں کے ہر احمدی کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور جہاں نہ پہونچی ہو۔ وہاں کے احمدیوں کو فی الفور منگا لینی چاہیئے۔ تاکہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو نہایت ضروری اعلان فرمایا ہے اس سے آگاہ ہو سکیں۔ اور خدمت دین کے متعلق ہر احمدی پر جو فرض عائد ہوتا ہے اسکی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۹	قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء	جلد ۲۰

"زمیندار" کے خرمنِ حیات پر بجلی

"زمیندار" اور اس کے لواحقین سے ہمدردانہ گزارش

"زمیندار" کے باطل دعوے

مولوی ظفر علی صاحب۔ اور اخبار "زمیندار" کے اگر ان دعاوی کو دیکھا جائے۔ جو اپنے آپ کو مسلمانانِ ہند کا نمائندہ اور اپنی تحریروں کو ان کی آواز قرار دینے کے متعلق کیا کرتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے کے سارے مسلمانوں نے اپنی نمائندگی کی سند لکھ کر اسے دے دی ہے۔ اور وہ اس کی ہر بات پر لبیک کہنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ لیکن جب کبھی اسے اپنی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ اس نے خود اعتراف کیا ہے۔ کہ اسے ہر طرف سے ذلت و رسوائی اور ناکامی اور نامرادی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔

کچھ عرصہ سے "زمیندار" اور اس کے آقا مولوی ظفر علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق وہ بارہا یہ دعوے کر چکا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند۔ بلکہ دنیا کے تمام مسلمان اس کے ساتھ متفق ہیں۔ اور وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ شخصی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ سارے مسلمانوں کی طرف سے کر رہا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے اس فتنہ و شرارت سے باز نہیں رکھ سکتی۔ لیکن حال میں جب "زمیندار" کے پریس سے صرف ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تو اس نے اپنے آپ کو یکہ و تنہا کہکر رونا پیٹنا شروع کر دیا ہے۔

"زمیندار" کتنے پانی میں ہے

عین اس وقت جبکہ "زمیندار" تمام مسلمانوں کی نمائندگی کے دعوے کے ساتھ فتنہ انگیز اور امن شکن حرکات کا مرتکب ہو رہا تھا۔ جب اسے پتہ لگا۔ کہ قانون اور ضابطہ اس کی خلاف قانون اور خلاف امن حرکات کے خلاف جلد ہی کچھ نہ کچھ حرکت میں آنے والا ہے۔ تو وہ اپنے تمام بلند بانگ دعاوی اور اپنی ساری شوریدہ سری کو اس طرح بھول گیا۔ کہ گویا کبھی اس کے قریب تک نہیں گیا تھا۔ اور پھر جب قانون نے معمولی سی جنبش کی۔ یعنی مطبع "زمیندار" سے صرف ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ تو اس کا رہا سہا پول بھی کھل گیا۔ اور سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ کتنے پانی میں ہے ٭

"زمیندار" کے مجاہدین کا طریق عمل

ذرا "زمیندار" کے "مجاہدین اسلام" اور "ہندوستان بادۂ یثرب" کے اس طریق عمل کو دیکھئے۔ کیا تو یہ کہ "زمیندار" کے قریباً سارے کے سارے صفحات روزانہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت سے ملوث ہوتے۔ اور ہر پرچہ میں دیگر خرافات کے علاوہ یہ اعلان بھی کیا جاتا۔ کہ "زمیندار" قادیانیوں کو بتا دینا چاہتا ہے۔ کہ مولانا ظفر علی خاں کی آزادی تقریر و تحریر پر خواہ کیسی ہی شدید پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ ان کے الفاظ ہندوستان کی فضاء بسیط میں ارتعاش پیدا کرتے رہینگے"! اور کجا یہ کہ جس دن اسے معلوم ہوا۔ کہ حکومت کی توجہ اس کی امن شکن حرکات کی طرف مبذول ہونے والی ہے۔ اسی دن اس میں نہ تو ہندوستان کی فضاء بسیط میں ارتعاش پیدا کرنے والے الفاظ باقی رہے۔ اور نہ کوئی اور لفظ جماعت احمدیہ کے خلاف لکھا گیا۔ اور وہ لوگ جو ۲۰ مارچ تک "زمیندار" کے صفحات کو جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانیوں اور فتنہ انگیزیوں سے لتھڑے ہوئے دیکھتے تھے۔ ان کے لئے حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب انہوں نے یکلخت ۳۱ مارچ کے "زمیندار" میں ایک لفظ بھی جماعت احمدیہ کے خلاف نہ دیکھا اور یہ رنگ کئی دن تک قائم رہا ٭

"زمیندار" کے "کامل سکوت" کی وجہ

آخر جب "زمیندار" کو مطبع سے ضمانت طلبی کا سرکاری حکم پہونچ گیا۔ تو اس نے اپنے "کامل سکوت" کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ

"زمیندار نے محض بر سبیل احتیاط اپنی روش میں تغیر پیدا کر لیا تھا۔ جس سے اس کے مخصوصین کے ایک حلقہ میں بھی پیدا ہوئی"۔ "زمیندار نے بعض معتبر اطلاعات کی بناء پر اپنے ہمدردوں اور ہوا خواہوں کے سوء ظن کے علی الرغم خاموشی اختیار کی۔ اور اس بناء پر کی۔ کہ حکومت اپنی روش پر نظر ثانی کرے لیکن نتیجہ وہی ہوا۔ جو روز ازل سے مقدر ہو چکا تھا"۔

(زمیندار ۱۱ اپریل ۱۹۳۳ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ "زمیندار" کو جن ناشائستہ اور قبیح حرکات سے شرافت اور انسانیت کی کوئی شق باز نہ رکھ سکی تھی۔ ان سے قانون کے خوف نے اسے "کامل سکوت" اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔

سابقہ روش کی طرف عود

لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ وہ قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکا۔ اور وہ گرفت معمولی سی ہے نیز دوسری طرف سے اسے کسی نے ایک لقمہ ڈالنے کے قابل بھی نہیں سمجھا۔ تو ایک طرف تو اس نے پھر اپنی سابقہ روش کی طرف عود کر لیا۔ اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیا۔ کہ

"ایک ہزار روپے کی ضمانت چٹکی بجانے میں فراہم کی جاسکتی ہے"۔ "ایک ہزار کی رقم تو صرف لاہور میں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک فراہم ہو جانی چاہیئے"۔

ناکامی پر ناکامی

لیکن ایک ان چھوڑ جب ادخال ضمانت کی ساری مہلت گزر گئی۔ "زمیندار" کے ضمانت نمبر کو بھی جو صرف چار پراگندہ اوراق پر مشتمل تھا۔ اور جس کی چار آنے قیمت رکھ دی گئی تھی۔ کسی نے نہ پوچھا۔ اور اس کے ذریعہ حصول زر میں سخت ناکامی ہوئی۔ تو ایک دوسرے مطبع میں "زمیندار" کے چھپوانے کا انتظام کیا گیا۔ اور اٹھتے ہی پھر فتنہ انگیزی شروع کر دی گئی۔ اس پر مطبع والوں نے جواب دے دیا۔ اور لاہور کے بیسیوں مطابع میں سے کسی ایک نے بھی "زمیندار" کے فتنہ پرور وجود کا قیام گوارا نہ کیا ٭

"زمیندار" کی نامرادیوں کا مرقع

آخر "زمیندار" (۲۳ اپریل) نے جو اعلان کیا ہے۔ اور جسے ناکامیوں اور نامرادیوں کا مرقع کہنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔

"ہم حیران ہیں۔ کہ کیا کریں۔ اور ان عوامل و عناصر کا یکہ و تنہا کس طرح مقابلہ کریں۔ جو "زمیندار" پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ ایک طرف حکومت کے بے پناہ ذرائع ہیں۔ دوسری طرف قادیانیوں کی معاندانہ سرگرمیاں ہیں۔ تیسری طرف کاسہ لیسان ازلی کی خفیہ ریشہ دوانیاں ہیں۔ چوتھی طرف بعض بداندیش اصحاب کا مغرضانہ پروپیگنڈا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ "زمیندار" ان نامساعد حالات سے کس طرح عہدہ برآ ہو۔ مولانا ظفر علی خان، اور مولانا اختر علی خان صاحب "زمیندار" کی رسمی ملکیت بھی قوم کی تحویل میں دے چکے ہیں۔ "زمیندار" لمیٹڈ کمپنی کا قیام عمل میں آیا۔ لیکن قوم نے اس چراغ ایزد فروز کو صرصر حوادث کے تیز و تند جھونکوں سے بچانے کی کوئی اولوالعزمانہ سعی نہ کی۔ آج مجاہد اسلام حضرت مولانا ظفر علی خاں تحریک استیصال قادیانیت کی حمایت کی پاداش میں محابت و زنداں کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ "زمیندار" میدان میں اکیلا ہے۔"

مولوی ظفر علی کے الفاظ اور ہندوستان کی فضاء بسیط

یہ "زمیندار" کے اپنے الفاظ ہیں۔ اسی "زمیندار" کے جو چند ہی روز پیشتر ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی کوئی حقیقت نہ قرار دے کر اس پر اپنا سکہ جمانے کے لئے اور دوسری طرف حکومت کے قانون کو بے وقعت اور ناقابل تسلیم قرار دیتے ہوئے مسلسل اور متواتر یہ لکھ رہا تھا کہ "زمیندار قادیانیوں کو بتا دینا چاہتا ہے۔ کہ مولانا ظفر علی خاں کی آزادی تقریر و تحریر پر خواہ کیسی ہی شدید پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ ان کے الفاظ ہندوستان کی فضاء بسیط میں ارتعاش پیدا کرتے رہیں گے"۔ اگر "زمیندار" اور اس کے "مولانا ظفر علی خان" کو کس قدر قوت اور طاقت حاصل تھی۔ کہ انہیں ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرتے ہوئے حکومت کے قانون کی بھی کوئی پرواہ نہ تھی۔ تو آج صرف ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب ہونے پر ان کی ساری طاقت کیوں سلب ہو گئی۔ اور وہ کیوں "یکہ و تنہا" رہ گئے۔

حکومت سے مولوی ظفر علی کے جدید تعلقات

پھر جب مولوی ظفر علی انہی ایام میں اپنے آپ کو "مسیحی" قرار دے کر یسوع مسیح کی خاطر مسیحیت کی غیرت کی پناہ ڈھونڈ کر اور آڑے وقتوں میں حکومت کے کام آنے کا وعدہ دیگر حکومت کے مذہبی اور سیاسی اغراض میں شرکت اختیار کر چکے اور ان اغراض کو پورا کرنا اپنا فرض بتا چکے ہیں۔ تو پھر یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ "حکومت کے بے پناہ ذرائع" ان کے خلاف حرکت میں آ سکتے ہیں؟

"زمیندار" کے بداندیش اصحاب

باقی رہے کاسہ لیسان ازلی اور بعض بداندیش اصحاب۔ جب "زمیندار" کو تمام دنیا کے مسلمانوں کی یا کم از کم ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا شرف حاصل ہے۔ تو پھر ایسے کاسہ لیس اور بداندیش مسلمان کہاں سے آ سکتے ہیں جو "زمیندار" پر عرصۂ حیات تنگ کر دینے کے منصوبے باندھ رہے ہوں۔

"زمیندار" کے لئے ڈوب مرنے کا مقام

غرض "زمیندار" کے اپنے دعاوی کے رو سے اس کا سارا رونا دھونا۔ اور چیخ و پکار۔ بالکل دور از کار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں حقیقت ہے۔ تو پھر "زمیندار" کے لئے چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کے لئے کافی ہے۔

ہمدردانہ گزارش

کاش "زمیندار" اب بھی عبرت حاصل کرے۔ اور فتنہ انگیزیوں کی پاداش میں اس کے خرمن حیات پر قہر خدا کی جو بجلیاں گر رہی ہیں۔ ان سے سبق اندوز ہو۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا رحم ہے۔ کہ وہ عقوبت کے بعد "زمیندار" کو پھر زندہ رہنے کا موقع عطا کر دیتا ہے۔ اگر اس رحم سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو سنت اللہ پر نظر کرتے ہوئے ہمیں ڈر ہے۔ کہ "زمیندار" کا نام و نشان صفحۂ عالم سے نہ مٹ جائے۔ اور کوئی اس کا نام لیوا دکھائی نہ دے۔ چونکہ اسلام کی تعلیم اور انسانی ہمدردی تقاضا کرتی ہے۔ کہ گم کردہ راہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے انتہائی کوشش کی جائے۔ اس لئے ہم دردِ دل اور سچی خیر خواہی سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ "زمیندار" اور اس کے لواحقین نے اتنا عرصہ مختلف رنگوں میں ملک کے امن و انتظام کو برباد کرنے اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی تحقیر و تذلیل کرنے کی کوشش کر کے دیکھ لیا۔ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ سوائے ناکامی اور نامرادی کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ اب وہ دوسری راہ اختیار کر کے بھی دیکھ لیں۔ امن پسندی کے ساتھ ملک کی خدمت کرنا اور نیک نیتی اور صلح جوئی کے ساتھ مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کرنا اور اتحاد پیدا کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ پھر دیکھیں۔ کیا حالت رونما ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے ملک میں فساد پیدا کرنے اور اپنے مامورین کی تحقیر و تذلیل کرنے والوں کو بہت بڑا مجرم قرار دیا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو یقیناً اسی دنیا میں اپنی شنیع حرکات کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ "زمیندار" اس وقت تک اسی جرم کی عقوبت میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ کیا عقلمندی اور دور اندیشی کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ اس سالہا سال کی آزمائی ہوئی ناکام و نامراد روش کو ترک کر دیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی قہری گرفتوں سے عبرت حاصل کر کے شریفانہ اور انسانیت کے مطابق طریق عمل اختیار کیا جائے۔

مہاراجہ الور کی ہندوؤں کے لئے فیاضی

ریاست الور میں کچھ عرصہ سے جو بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ مسلمان زمینداروں کے مصائب اور ان پر ریاستی حکام کا ناقابل برداشت تشدد ہے۔ زمیندار بے چارے اپنی حالت زار پیش کرتے کرتے تھک گئے۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ شنوائی تو الگ رہی۔ الٹے اور زیادہ جبر و تشدد کا شکار بنائے گئے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے گھر بار اور مال و مویشی چھوڑ چھاڑ کر دربدر دھکے کھانے کے لئے جلاوطنی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ابھی تک انہیں اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اور ناقابل ادائیگی مالیہ کا بار ان کی گردنوں سے نہیں اترا۔ دوسری طرف مہاراجہ صاحب الور عجیب قسم کی فیاضیوں کے دریا بہا رہے ہیں۔ چنانچہ ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ

"ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب الور نے سناتنی مفاد کے تحفظ کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی گرانقدر رقم ہر سال ریاستی بجٹ میں رکھے جانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور سر دست دس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔" (رلفیار مر ۱۶ راپریل)

اگر یہ بات درست ہے۔ جس کے درست ہونے میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ وہ مہاراجہ جو ریاست کی آمدنی اور خوشحالی میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے زمینداروں کے مصائب کو دور کرنے کی قابل اطمینان کوشش نہیں کرتا۔ اس کا ہندوؤں کے ایک فرقہ کے مفاد کی خصوصیت سے حفاظت کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ سالانہ سرکاری آمدنی سے علیحدہ کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ مہاراجہ بہادر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ ان کی رعایا سناتنی ہندو ہی نہیں۔ بلکہ وہ مفلوک الحال مسلمان بھی ہیں۔ جو گاڑھے پسینہ کی کمائی سے ریاست کا خزانہ بھرتے ہیں۔ پھر ان کے مفاد کی حفاظت کی طرف کیوں توجہ نہیں کی جاتی؟

اصل بات یہ ہے۔ کہ بے چارے مسلمانوں کو نہ ہندو ریاستوں میں امن و چین کی زندگی حاصل ہے۔ اور نہ مسلمان ریاستوں میں۔ مسلمان والیان ریاست ہندوستان کے ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نہ صرف ریاستی ہندوؤں کو غیر معمولی مراعات دے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے پیٹ کاٹ کر ریاستی ہندوؤں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ اور ہندو والیان ریاست تو جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔

ہندوؤں کا اچھوتوں سے انصاف

پچھلے دنوں ہندوؤں نے اچھوتوں سے جو معاہدہ کیا۔ اس کی غرض اچھوتوں کو فائدہ پہنچانا نہیں۔ بلکہ گاندھی جی کے لئے فاقہ کشی ترک کرنے کا بہانہ تجویز کرنا تھا۔ جب یہ مقصد حاصل ہو گیا۔ تو ہندوؤں نے آنکھیں پھیر لیں۔ اور کئی بار تو اس معاہدہ کو منسوخ کرانے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ اب جبکہ ڈاکٹر امبیدکر نے گاندھی جی سے یہ کہا۔ کہ ڈبل الیکشن کی تجویز کو جو بہت زیادہ خرچ چاہتی ہے۔ بدل دیا جائے۔ تو ہندوؤں کو اس معاہدہ کے خلاف شور مچانے کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ "ملاپ"

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

مسیح موعودؑ اور تقسیم مال

بعثتِ انبیاء

ابتدائے آفرینش سے خداتعالےٰ کا یہ قانون چلا آتا ہے۔ کہ جب بھی خداتعالےٰ نے ضرورت محسوس کی۔ دنیا میں اپنے انبیاء مبعوث فرمائے۔ تاکہ وہ لوگوں میں حقیقی توحید پیدا کریں۔ اور ان کو گمراہی کے غار سے نکال کر ہدایت کے میدان میں لائیں۔ وہ مردہ لوگوں میں جان ڈالنے کے لئے آتے ہیں اور ان کو روحانی مال سے مالامال کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے روحانی مال سے بالکل نادار ہوتے ہیں۔ اس مال سے حصہ وافر پاتے ہیں۔ اور یہ بات کسی پر مخفی نہیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جسقدر انبیاء آئے۔ انہوں نے یہی روحانی مال دنیا کو دیا۔ یعنی ان کو خداتعالےٰ کا عاشق زار بنا دیا۔ ان کو خدا کا عابد اور ذاکر بنا دیا۔ ان کو بدیوں سے روک کر اور نیکیوں کی تحریک کر کے نیک کر دیا ؏

بعض مسلمانوں کا عقیدہ

اس بالکل ظاہر طریق کے خلاف آج کل کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود دنیا میں آکر امت محمدیہ کو یہ دنیاوی روپے پیسے تقسیم کریں گے۔ اور ان کو یقین ہے۔ کہ جب مسیح موعود مبعوث ہوں گے۔ تو کوئی مسلمان غریب نہ رہے گا۔ بلکہ ہر ایک کے پاس بے شمار دولت ہوگی۔ اور چونکہ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود کے ذریعہ ساری دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ اور غیر مسلموں کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔ اس لئے گویا اس وقت کوئی انسان ساری دنیا میں غریب اور نادار نہ ہوگا ؏

بخاری اور مسلم کی حدیث

اس عقیدہ کی بنا اس حدیث پر رکھی جاتی ہے۔ جو بخاری اور مسلم ہر دو میں ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتیٰ لا یقبلہٗ احدٌ۔ یعنے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ضرور ضرور عیسےٰ ابن مریم حکم عدل ہو کر تم میں اتریگا جو صلیب کو توڑ دے گا۔ اور سور کو قتل کرے گا۔ اور جزیہ موقوف کر دیگا۔ اور مال اس قدر دے گا۔ کہ لوگ قبول نہ کریں گے ؏

مال سے مراد

قطع نظر اس سے کہ حدیث شریف میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ اس مال سے [illegible] روحانی اور دنیاوی ہر دو قسم کی دولت پر اطلاق پاتا ہے۔ ہمارے پاس مندرجہ ذیل ثبوت موجود ہیں۔ جن سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود نے دنیا میں نازل ہو کر جو مال تقسیم کرنا ہے۔ وہ روحانی مال ہے یہی وہ مال ہے۔ جو خداتعالےٰ کے تمام انبیاء آج تک تقسیم کرتے آئے ہیں۔ اور اسی مال سے انہوں نے ہمیشہ دنیا کو مالامال کیا

قرآن سے دلیل

سب سے قبل تو ہم قرآن مجید میں دیکھتے ہیں۔ کہ آیا دنیاوی مال کا دنیا میں کثرت سے پھیل جانا مفید ہے۔ یا نقصان دہ تاکہ ہم حدیث کا ترجمہ قرآن مجید کے منشار کے مطابق کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہٖ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدرٍ ما یشاء انہٗ بعبادہٖ خبیرٌ بصیر۔ (شوریٰ ع ۳) یعنے اگر اللہ تعالےٰ کثرت سے پھیلا دے رزق اپنے بندوں کے لئے تو وہ ضرور فساد کریں اور سرکشی دکھائیں دنیا میں۔ اس لئے خداتعالےٰ ایک خاص انداز کے مطابق رزق اتارتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کی حالت سے اچھی طرح آگاہ اور خبردار ہے۔

اس آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں مال کا کثرت سے پھیل جانا سراسر فساد کا موجب۔ دنیا کے امن وامان کو برباد کرنے والا اور لوگوں کو سرکشی میں ڈالنے والا ہے۔ اور اس آیت کی صداقت کا گواہ ہمارا مشاہدہ ہے۔ ہم دنیا میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کے پاس زیادہ مال ودولت ہوتی ہے ان میں سے اکثر لوگ متکبر اور مغرور ہوتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں خداتعالےٰ کا خوف بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے روپے کے غلام ہوتے ہیں۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ خداتعالےٰ انسان کو اسی وقت یاد آتا ہے جبکہ انسان تکلیف میں مبتلا ہو۔ لیکن جب انسان کو آرام اور آسائش حاصل ہو۔ تو وہ خداتعالےٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور دنیا کے دھندوں میں گرفتار رہتا ہے۔ فرعون نے کیوں خدائی کا دعوےٰ کیا تھا۔ صرف اس لئے کہ وہ اس وقت کا بادشاہ تھا۔ اور اس کے پاس بے شمار مال ودولت موجود تھی۔ چنانچہ خداتعالےٰ نے قرآن مجید میں فرعون کی طرف سے خدائی کے دعوے کا سبب یہی بیان فرمایا ہے۔ کہ فرعون نے لوگوں سے کہا۔ میں تمہارا خدا ہوں۔ کیونکہ میرے پاس مصر کی حکومت ہے۔ اور تمام دریا اور نہریں اور پہاڑ میرے قبضہ وتصرف میں ہیں۔ اور میں تم کو کھانے اور پینے کے لئے دیتا ہوں۔ پس فرعون کو صرف مال کی کثرت نے ہلاک وبرباد کیا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ اور نہ کہہ ہی سکتا ہوں۔ کہ ہر آدمی کے لئے مال مضر ہوتا ہے اور ہر آدمی مال کی وجہ سے متکبر ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہاں کثرت کا سوال ہے۔ اور اکثر لوگ مال ودولت کی کثرت کی وجہ سے خداتعالےٰ کو بھلا دیتے ہیں۔ اور روپیہ کے [illegible] میں جگہ دیگر غرباء اور تنگ دست لوگوں پر دست ظلم دراز کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ امراء کی غرباء پر سختی اور تشدد کسی سے پوشیدہ نہیں ؏

وہ نادان نہیں جانتے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کل کو ان کی دولت چلی جائے۔ اور زمانہ کے انقلاب سے وہ بھی غربت کی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ پھر دولت مند اور کئی قسم کے گناہوں میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔

پس یہ آیت کریمہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ دنیا میں ہر ایک کے پاس مال کی کثرت نہیں ہو سکتی۔ اب اس آیت کے مطابق ہی حدیث کا ترجمہ کرنا ہوگا۔ تاکہ حدیث اور قرآن مجید میں تضاد واقع نہ ہو۔ قرآن مجید یہ بتاتا ہے۔ کہ ہر ایک کے پاس دنیاوی مال کی کثرت ہونے سے دنیا کا کارخانہ درہم برہم ہو جائے۔ اور حدیث میں ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہر ایک کے پاس مال کی کثرت ہوگی۔ تو ہم کو اس مال سے یقینی طور پر روحانی مال مراد لینا پڑے گا۔ اور اسی مال کے دینے کے لئے شروع دنیا سے انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور وہ روحانی مال جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ یہی ہے۔ کہ انبیاء لوگوں میں خداتعالےٰ کی معرفت اور اس کا عشق پیدا کر دیتے ہیں۔

دنیوی مال کا نظام عالم پر اثر

دوسری بات جو ہم کو اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم حدیث میں بیان کردہ مال سے روحانی مال مراد لیں۔ یہ ہے۔ کہ اگر دنیا میں ایک شخص کو دوسرے کی احتیاج نہ رہے۔ تو یہ کارخانہ عالم فوراً بند ہو جائے۔ اور دنیا ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چل سکے اس اجمال کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے۔ کہ مثلاً ایک درزی جو ہمارے کپڑے سیتا ہے۔ اسی لئے سیتا ہے۔ کہ اس کو مال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک دھوبی جو ہمارے کپڑے دھوتا ہے۔ اسی لئے دھوتا ہے۔ کہ اس کو اجرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک جولاہا اسی لئے کپڑے بن کر دیتا ہے۔ کہ اس کو مال کی ضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنا اور اپنی اولاد کا پیٹ

...سکتے۔ اور دنیا میں زندہ رہ سکے۔

پس ہم کہتے ہیں۔ اگر مسیح موعود آکر تمام لوگوں کو اس قدر دنیاوی مال دے گا۔ کہ وہ لے لے کر اکتا جائیں گے۔ حتی کہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ادھر مسیح موعود آیا۔ اور ادھر دنیا تباہ و برباد ہوئی۔ کیونکہ جب ہر شخص کے پاس بے شمار مال ہو جائیگا تو کسی کو کیا ضرورت ہوگی۔ کہ دوسرے کا کام کرتا پھرے۔ زید اگر بکر کو کپڑے دھونے۔ یا کپڑے سینے یا جوتی بنانے کے لئے کہیگا۔ تو بکر جواب دے گا۔ کہ [illegible] کیا میں تیرا محتاج ہوں۔ کہ تیرا کام کروں۔ اسی طرح دنیا میں کوئی بھی کسی قسم کا کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ پھر کیا اس طرح دنیا قائم رہ سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ مسیح موعود نے آکر دنیاوی مال دنیا کو نہیں دینا تھا۔ بلکہ دیگر انبیاء کی طرح روحانی مال ان کو عطا کرنا تھا۔ اور وہ لوگ نادان ہیں۔ جو حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ آپ نے اگر چونکہ دنیا میں مال تقسیم نہیں کیا۔ اس لئے سچے نہیں ہو سکتے

آپ نے بے شک دنیا میں تشریف لاکر لوگوں میں مال تقسیم کیا۔ مگر وہی مال جو سابق انبیاء تقسیم کرتے رہے ہیں۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا حقیقی عشق پیدا کیا۔ اور قرآن مجید کے حقیقی معارف بیان کئے۔ اور اپنے ماننے والوں کو روحانیت کے خزانہ سے مالامال کر دیا۔ اگر کسی کو شک ہو۔ تو دیکھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو روحانی مال سے کس قدر حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔

خاکسار:۔ عطاء الرحمٰن مولوی فاضل (مبلغ اڑیسہ)

سالانہ تبلیغی رپورٹ جلد بھیجی جائے

سالانہ رپورٹوں کے متعلق بار بار اعلان کرنے سے اکثر جماعتوں نے رپورٹیں بھیج دی ہیں۔ مگر بعض نے ابھی تک نہیں بھیجیں۔ اس لئے پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ رپورٹ مکمل کی جا رہی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک سالانہ رپورٹ نہیں بھیجی۔ وہ اب بھی بھیجدیں۔ تاکہ شامل کر لی جائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

مرغوب احمد صاحب ناصر کون ہیں

اس نام سے کوئی صاحب چند یوم ہوئے ایک تحریر جناب قاضی محمد اسلم صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مکان پر چھوڑ آئے جس میں پھر آنے کے لئے لکھا تھا۔ مگر نہ آئے۔ اگر کسی بھائی کو ان کا علم

کرشن ثانی کی آمد

آج کل آریوں کی طرف سے یہ شور برپا کیا جا رہا ہے۔ کہ حضرت کرشن ثانی مسیح قادیانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرشن ہونے کا دعوےٰ کر کے کرشن علیہ السلام کی [illegible] ٹھنڈے دل کے ساتھ اس دعوےٰ کے دلائل پر غور کریں۔ ان کی صداقت کو جانچیں۔ ہم بفضل خدا ان کی تسلی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس میں کرشن جی کی توہین نہیں۔ بلکہ ان کی عزت افزائی ہے۔ کہ ان کے نام سے خدا نے ایک روحانی مصلح کو مبعوث فرمایا۔ میں آریوں اور ستاتن دھرمی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل امور پر غور کریں۔ اور ضد و تعصب کو چھوڑ کر حق کو پانے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ کرشن ثانی کا یہی زمانہ ہے۔ چنانچہ اچاریہ رام دیو جی لکھتے ہیں۔

"جب کل یگ آئے گا۔ تو لوگ آپس میں لڑیں گے پرپواروں میں سکھ نہ ہوگا۔ استری پتی کے پتا پتر کے بھائی بھائی کے آپس میں فساد ہوں گے۔ ست نہیں رہیگا۔ سودرتھ کا راجیہ ہوگا۔ پاپ کی دھے ہوگی۔ اس قسم کا چتر کل یگ کا پرانوں میں کھینچا گیا ہے اور یہ چتر اس سمے پورا دنیا پر گھٹتا ہوا نظر آتا ہے۔"

(اخبار پرکاش ۲۲ مئی ۱۹۳۲ء)

ان سطور میں اچاریہ جی نے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہی وہ وقت ہے۔ جس میں کرشن ثانی کے آنے کی ضرورت ہے۔ اسی خیال کو ایک ہندو نے یوں ادا کیا ہے۔

دکھا کر کرشن پھر بھارت کو صورت سانوری اپنی
کرو کچھ یاد وہ نیا ناتھ پر گیا وہی اپنی

ایک اور ہندو صاحب کہتے ہیں

اب وقت مسیحائی ہے گوکل کے گوالے
بیمار ترے نزع میں لیتے ہیں سنبھالے

(اخبار ہندو لاہور ۷ اپریل ۱۹۳۰ء)

بھائی پرمانند جی لکھتے ہیں

"بھگوان ایک بار پھر آؤ تو سہی۔ کسی دوسری آتما میں پرویش کر کے ہی آجاؤ۔ اپنی جاتی کو سیدھا رستہ ایک بار پھر بتا جاؤ۔" (اخبار ہندو لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

خداوند تعالےٰ نے ہندوؤں کی پکار کو سن لیا۔ اور حضرت کرشن ثانی جناب مرزا قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا میں آریہ سماجیوں تھا ستاتن دھرمی متروں کی خدمت میں عرض

مہاراجہ یدھشٹر کا خاندان عربی زبان بولتا تھا

میں نے الفضل مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء میں لکھا تھا کہ تاریخ عرب و شام و ہند سے یہ بات ثابت ہے کہ آریہ اقوام ذریت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ جنہیں ہندو برہما جی کہہ کر پکارتے ہیں۔ نیز لکھا تھا (بحوالہ اپنی کتاب تحفہ ہنود) کہ سری کرشن اور ارجن اور کورو پانڈو سب عربی۔ عبرانی بولتے تھے۔ اس کے متعلق اصل حوالہ طلب کیا گیا ہے۔ سو گزارش ہے۔ کہ اپنی اس تحقیق کی تائید میں میں نے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء کے اردو ترجمہ کے صفحہ ۳۵۳ کا حوالہ دیا تھا۔ اور اس کتاب یعنی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ مذکور سے وہ عبارت نقل کی تھی۔ جسے مہاشہ دھرم پال مترجم ستیارتھ پرکاش مذکور نے اپنی کتاب "بت شکن" میں نقل کیا ہے۔

(دیکھو بت شکن صفحہ ۳۲)

افسوس ہے۔ کہ مجھ سے "ستیارتھ پرکاش" کے ساتھ الفاظ "اردو ایڈیشن" لکھنے سے رہ گئے یعنی یہ حوالہ "اردو ایڈیشن ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء" سے ماخوذ ہے۔ سوامی دیانند نے جو ستیارتھ پرکاش پہلی دفعہ لکھی۔ وہ ہندی میں ہے۔ اور وہ بمقام بنارس ۱۸۷۵ء میں طبع ہوئی تھی۔ اس کا مستند اردو ایڈیشن ۱۹۱۲ء میں سیوک سٹیم پریس لاہور میں چھپا۔ یہ ترجمہ مہاشہ دھرم پال (حال غازی محمود لدھیانوی) نے جو ان دنوں آریہ سماج کے سکرٹری تھے۔ نہایت صحت سے کیا۔ اور اس کا نام رکھا۔ "اصلی ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ایڈیشن" شاید بعض اصحاب اصل ہندی ستیارتھ پرکاش کی عبارت کے جویاں ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے گزارش ہے۔ کہ یہ حوالہ اصل ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۳۲۷ پر ملیگا۔ لیکن چونکہ یہ کتاب نایاب ہے۔ لہٰذا ناظرین اور محققین کی سہولت اور آرام کے لئے میں اس حوالے کو ہندی ایڈیشن ۱۸۷۵ء سے نقل کئے دیتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کے بزرگ اور مہابھارت کے زمانہ کے رشی منی اور راجا و مہاراجہ عربی زبان بولتے۔ اور خوب سمجھتے تھے۔ حوالہ یہ ہے۔

"مہابھارت میں لکھا ہے۔ کہ یدھشٹر اور بدر آدک (وغیرہ) عربی آدک (عربی زبان) دیش بھاشا (ملکی زبان) کو جانتے تھے۔ سوئی جب یدھشٹر آدک (وغیرہ) لاکھشا گرہ (لاکھ کا گھر) کی اور (طرف)

چلے ـ تب برہما جی نے یدھشٹر جی کو عربی بھاشا (زبان) میں سمجھایا ـ اور یدھشٹر جی نے عربی بھاشا سے پرتی اُتر (جواب) دیا ـ مہابھارت (بخوبی) اس کو سمجھ لیا ـ"

(اصلی ستیارتھ پرکاش ہندی بار اول مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء ص ۲۸۴)

یہاں میں یہ نوٹ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ـ کہ سوامی جی نے یہ تو تسلیم کر لیا ـ کہ مہابھارت کے زمانہ میں اندر پرست کا شاہی خاندان عربی زبان بولتا ـ اور بخوبی سمجھتا تھا ـ مگر افسوس کہ انہوں نے نہ دیکھا ـ کہ عربی زبان اندر پرست (قدیم دہلی) میں کیونکر پہنچی ـ کیا عرب میں ان دنوں کوئی یونیورسٹی کالج یا یونیورسٹی تھی ـ جہاں ہندوستان کے راجے مہاراجے جا کر تعلیم حاصل کرتے تھے ـ یا عرب دیش کے علماء ہندوستان میں بلوائے گئے تھے ـ تاکہ اندر پرست کے راجکماروں کو عربی زبان سکھلائیں ـ اور سکھلائیں بھی اس ڈھنگ سے کہ وہ اسے فر فر بول سکیں ـ گویا وہ ان کی مادری زبان ہے ـ میں یقیناً کہتا ہوں ـ کہ عرب یا ہندوستان کی تاریخ اس قسم کی کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتی ـ اور ہرگز پیش نہیں کر سکتی ـ پھر کیوں آریہ ہندو سیدھے طور سے یہ بات تسلیم نہیں کر لیتے ـ کہ ان کے آباء فی الواقعہ عرب اور شام کے ملکوں سے ہجرت کر کے ہندوستان میں آئے تھے ـ اور نہ صرف شاہی خاندان کے ممبر بلکہ شمالی ہندوستان کے تمام راجے مہاراجے رشی اور منی حتیٰ کہ خود ان کے اوتار راجہ رام چندر اور سری کرشن عربی اور عبرانی زبان بولتے تھے ـ اور ان کا ژند اوید جواب گم ہے ـ وہ بھی عربی زبان میں اور حضرت ابراہیمؑ (برہما) کا صحیفہ تھا ؂

علاوہ ازیں ان کے موجودہ ویدوں کی زبان بھی عربی سے ماخوذ ہے ـ پالی زبان عربی سے ماخوذ ہے ـ پہلوی ـ ژند اور فارسی اور ان کی پوتر زبان سنسکرت سب عربی سے ماخوذ ہیں ـ ان امور کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آسکتا ـ کہ پھر ہندو لوگ کیوں اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں جب انہیں معلوم ہے ـ کہ اسلام کے بجز کسی قوم کی کشتی پار نہیں ہو سکتی ـ جب وہ دل سے یقین رکھتے ہیں ـ کہ ایک نہ ایک دن انہیں یا ان کی اولادوں کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا پڑے گا ـ تو وہ کیوں اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں ـ اور کیوں وہ فی الفور اسلام میں داخل نہیں ہو جاتے ؂

اگر آج وہ اسلام قبول کر لیں ـ تو میں دعوے سے کہتا ہوں ـ کہ ایک سال کے اندر سوراجیہ مل جائے گا تجربہ کر کے دیکھ لیں ؂

خاکسار

نعمت اللہ خان گوہر بی ـ اے قادیان

یاد رفتگان

صوفی محمد علی صاحب مرحوم

رقم زدہ جناب مفتی محمد صادق صاحب

وہ کیا ہی مبارک زمانہ تھا ـ جب خدا کا فرستادہ رسول مسیح و مہدی ہمارے درمیان تھا ـ جو شب و روز خدائے قدوس کے پاک کلام سے مشرف ہوتا تھا ـ اور اس کے ذریعہ سے ہم اللہ کی باتیں سنتے ـ اور انکو پورا ہوتے دیکھتے ـ بلکہ اس وقت کے کلام نبوت کو ہم آج تک پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں ـ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا ـ حضرت احمدؑ خدا سے ہمکلام ہوتے تھے ـ نہ صرف وہ خود ہی ہمکلام ہوتے تھے ـ بلکہ ان کی پاک صحبت کے نتیجہ میں ان کے بعض خدام کو بھی یہ شرف حاصل ہوتا تھا ـ ان میں ہمارے دو پیارے بھائی لاہور میں مقیم تھے ـ یعنی صوفی محمد علی صاحب اور صوفی مولا بخش صاحب یہ ہر دو بزرگ حضرت مسیح موعود کے اولین سابقین اصحاب میں سے تھے ـ اور ایمانی قوتوں سے مالا مال تھے ـ اس وقت میں صوفی محمد علی صاحب کی یاد میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں ـ کیونکہ ان کے صاحبزادے عزیز صوفی محمد رفیع صاحب کا ارادہ ہے ـ کہ اپنے والد بزرگوار کی یادگار میں ان کے سوانح پر ایک کتاب تصنیف کریں ـ صوفی محمد علی صاحب اگرچہ سرکاری ریلوے کے دفتر میں ایک معزز ملازم تھے ـ مگر نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے ـ دیسی لباس میں سفید عمامہ سر پر رکھے ہوئے ان کا محبت بھرا چہرہ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے ـ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف رہتے تھے اور اکثر دعا کے بعد امور مطلوبہ کے متعلق ان کی زبان پر کچھ الفاظ الہاماً جاری ہو جاتے تھے ـ جو اپنے وقت پر پورے ہو کر سامعین کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتے تھے ـ صوفی صاحب موصوف اسلام اور اہل اسلام کے واسطے ایک دردمند دل رکھتے تھے ـ ایک دفعہ لاہور میں ایک کشتی ہوئی ـ جس میں ایک طرف مسلمان پہلوان بنام غلام رستم ہند تھا ـ اور دوسری طرف ایک ہندو کلر سنگھ نام تھا ـ صوفی صاحب نے رستم ہند کی درخواست کے بغیر اس کشتی کو ایک قومی مقابلہ سمجھ کر اس کے واسطے دعا کی ـ تو آپکو الہام ہوا کہ غلام کی پگڑی اونچی رہی ـ چنانچہ ایسا ہی ہوا ـ اگرچہ کلر سنگھ کی پیٹھ نہ لگی ـ مگر جو صاحب فیصلہ کے واسطے مقرر تھے ـ انہوں نے غلام پہلوان کی فتح کا اعلان کر کے گرز اس کے ہاتھ میں دیدیا ـ صوفی صاحب مرحوم کو بہت سے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہوتے رہے ـ جنکو وہ وقتاً فوقتاً احباب کو سنا کر ان کے ایمان میں ترقی

مقدمہ بہاولپور

کے متعلق

پیسہ اخبار کی غلط بیانی

پیسہ اخبار مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۳ء ص ۹ پر بعنوان "بہاولپور میں قادیانیوں کی کرکری" مقدمہ تنسیخ نکاح کے متعلق یہ نوٹ شائع ہوا ہے ـ کہ " دیو بند وغیرہ کے علماء کرام نے عدالت میں شرعی ثبوت اور زبردست فتاوی پیش کر کے ثابت کر دیا ہے ـ کہ ایک مسلمہ کا قادیانی کافر کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا ـ چنانچہ عدالت نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے نکاح کو منسوخ کر دیا" پیسہ اخبار کی غلط بیانی قابل افسوس ہے ـ کیونکہ مولوی محبوب عالم صاحب جو پیسہ اخبار کے مالک اور ایڈیٹر ہیں بہت پرانے اخبار نویس ہیں ـ انہیں اچھی طرح معلوم ہے ـ اخبار نویس کے لئے یہ ضروری ہے ـ کہ وہ کسی خبر کے شائع کرتے وقت نہایت احتیاط سے کام لے خصوصاً ایسی خبر جو دو گروہوں سے تعلق رکھتی ہو ـ اسکی صحت اور عدم صحت کی اچھی طرح تحقیق کرلے ورنہ وہ اپنی بے احتیاطی سے اخبار نویسی کے پیشہ کو بدنام کرنے والا ہوگا مقدمہ تنسیخ نکاح کے متعلق جو ابھی زیر تحقیق ہے ـ اور جس میں صرف فریقین کی شہادتیں وغیرہ ہوئی ہیں ـ فیصلہ نہیں ہوا فیصلہ سے قبل بحث ہوگی ـ اور بحث کے لئے ۱۰ جون مقرر ہے ـ ایسے حالات میں پیسہ اخبار کا یہ شائع کر دینا ـ کہ عدالت نے فیصلہ کر دیا ہے اور نکاح کو منسوخ قرار دیا ہے ـ دو وجہ سے خالی نہیں ـ

اول یہ کہ پیسہ اخبار کا نامہ نگار ایسا بے خبر اور نافہم ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں ـ کہ کسی اخبار کی نمائندگی کر سکے ـ کیونکہ وہ ایسی مشہور حقیقت سے غافل ہے ـ جو تمام بہاولپور میں گونج رہی ہے ـ کہ مقدمہ تنسیخ کی آئندہ پیشی ۱۰ جون ہے

دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے ـ کہ چونکہ جج ان کا ہم عقیدہ ہے ـ اس لئے وہ خیال کرتے ہیں ـ کہ جج یقیناً فیصلہ ان کے موافق اور احمدیوں کے خلاف کریگا ـ اور ممکن ہے ـ کہ پرائیویٹ ملاقاتوں اور جج صاحب کے رویہ سے انہوں نے یہ معلوم کر لیا ہو ـ اور اس بنا پر انہیں اخبار میں ایسا شائع کرنے کی جرأت ہوئی ہو ـ کچھ بھی ہو بہر حال عدالت کے کھلا فیصلہ دینے سے پہلے کسی کا حق نہیں ـ کہ اس کا اعلان کرے ـ کیونکہ عدالت کی پوزیشن فیصلہ سے خود بخود واضح ہو جائیگی ـ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے ـ کہ خلاف واقعہ خبر کا شائع کرنا نہایت مذموم فعل ہے ـ جسکی اسلام اور قانون ہرگز اجازت نہیں دیتا ـ کیا ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہمارا تردیدی نوٹ شائع کر کے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیں گے ؂

میرا پیغام اہل احمدیہ کے نام یا دعوت حق

از جناب محمد اللہ بخش صاحب ضیاء

مجھے ایک سرحدی اخبار کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جس میں آغا چمن شاہ صاحب نے تحریک خاکسار ان سے میری علیحدگی کے متعلق ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے اور مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں خدا کے توکل پر کام (تحریک خاکساران کو) چلائے جاؤں۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے مجھے کوئی نتیجہ خیز مشورہ نہیں دیا۔ تاہم مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے میرے کسی سابقہ بیان کی جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے لفظاً ومعناً تصدیق کی ہے۔ اور صاف الفاظ میں یہ تسلیم کر لیا ہے کہ میں نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ بالکل صحیح ہے۔

میرے بیان کردہ حقائق کی تصدیق کے بعد انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے اس میں انہیں شاید نادانستہ طور پر مغالطہ ہوا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ آغا صاحب مذکور جو سید لعل بادشاہ صاحب کانگرسی لیڈر کے برادر بزرگ اور تحریک خاکساران کے عملاً مخالف ہیں۔ وہ کیوں مجھے اس تحریک کو چلائے جانے کا مشورہ دیتے ہیں جسے میں کافی علمی اور عملی تجربہ کے بعد مسلمانوں کے لئے غیر مفید اور ناقابل عمل سمجھ چکا ہوں۔

مجھے کہا جاتا ہے کہ میں خدا کے توکل پر اس تحریک کو جس سے میں ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو چکا ہوں چلائے جاؤں ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مامور من اللہ جس کی آج یقینی طور پر مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ میں ہی ہو جاؤں۔ اور میرے ہی ہاتھ پر یہ سب کام انجام پا جائیں۔ مگر مجھے یہ نہیں بتایا جاتا کہ میرا مامور من اللہ ہونا تو الگ رہا۔ اگر میں کسی سچے مامور من اللہ کا پتہ بتاؤں تو کیا وہ اسے اپنا رہنما بنا لیں گے؟ کاش جناب آغا چمن شاہ صاحب نے اپنے قابل قدر مشورہ کے ساتھ مجھے یہ ضروری بات بھی بتادی ہوتی۔

میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اکثر مسلمانوں میں آج یہ صلاحیت نہیں رہی کہ وہ خدا کے مامور کو شناخت کر سکیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا کا عذاب پورے زور کے ساتھ نازل ہو رہا ہے مگر کیا خدا نے کسی کو اپنے وعدہ کے مطابق اس امر پہ مامور نہیں کیا کہ بنی نوع انسان کو سیدھی راہ دکھائے۔ ایک طرف تو وہ یہ وعدہ فرماتا ہے ماكان ربك مهلك القرىٰ حتّٰى يبعث فى امّها رسولًا يتلوا عليهم اٰياتنا وما كنّا مهلكى القرىٰ الا واهلها ظالمون ۝ (القصص) کہ تیرا پروردگار آبادیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کے باشندگان میں اپنا پیغامبر نہ پیدا کر دے۔ جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائے اور ہم آبادیوں کو بغیر اس کے کہ ان آبادیوں میں بسنے والے ظلم کو اپنا پیشہ نہ بنالیں ہلاک نہیں کرتے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو گوناگوں عذاب میں مبتلا کر رہا ہے ان حالات میں میرے لئے تو ناممکن ہے کہ میں عام مولویوں کی طرح خدا کے وعدہ کو کھلے طور پر جھٹلا دوں۔ اور مامور من اللہ کی طرف مسلمانوں کو متوجہ نہ کروں۔ میں صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ خدا کا وعدہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ مسلمانوں کو غیروں کا غلام بنا کر، ان کی تجارتوں اور کاروبار میں انہیں نقصان دے کر، انہیں گوناگون بیماریوں میں مبتلا کر کے، ان میں دشمنی اور عداوت پیدا کر کے، بھائی کو بھائی کا دشمن بنا کر اور ان سے اپنی تمام نعمتیں چھین کر انہیں ہلاک کر رہا ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے مامور کا وجود قابل توجہ ہے۔ اور ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس حقیقت کی طرف دھیان کرے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ وہ مامور میں نہیں ہوں اور نہ میں اس قابل ہوں کہ اس قدر عظیم الشان دعویٰ کروں۔ بہر حال وہ کوئی اور ہستی ہے جس کی طرف میں نہیں سمجھتا کہ اگر میں مسلمانوں کو بلاؤں تو وہ کیا جواب دیں گے؟ تاہم میری دعا ہے کہ خداوند عزوجل سب مسلمانوں کو توفیق نصیب کرے کہ وہ جھوٹ اور سچ میں تمیز کر سکیں۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعت احمدیہ کے مخالفین غور کریں

از جناب چودہری شاہ محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا ممبر پنجاب کونسل شیخوپورہ

احمدیہ تحریک کی تبلیغی مساعی دنیا جانتی ہے۔ انصاف اور حق تقاضا کرتا ہے۔ کہ بلا شراکت غیرے اس کام کا طرۂ امتیاز جماعت احمدیہ کے سر ہو۔ موجودہ مادیت اور دہریت کے زمانہ میں اسلام کی جو خدمت سلسلۂ عالیہ احمدیہ نے کی ہے۔ قابل صد تحسین ہے۔ تبلیغ بدوں امداد غیر احمدی مسلمانان عالم بدستور جاری ہے۔ جس ایثار اور محبت کا ثبوت ترقی اسلام کے لئے احمدی دکھلا رہے ہیں۔ اس سے قرون اولیٰ کے مسلمان یاد آتے ہیں۔ امیر، غریب، حاکم، محکوم جو کوئی اور جہاں کہیں بھی احمدی ہے۔ اپنے مال اور دولت سے بیت المال کا حصہ برابر ادا کرتا ہے۔ یہ نظام اور باقاعدگی مسلمانوں میں کہاں؟ دیکھنے میں آیا ہے۔ اور سرکاری کاغذ شاہد ہیں۔ کہ احمدی بالعموم سرکاری ملازمت میں بھی دیانت اور امانت میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جہاد کو منسوخ کیا۔ اگر غور سے سوچیں۔ تو ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اسلام کی خدمات کی بجا آوری کے لئے پکا سپاہی ہے۔ اور فی زمانہ جس جہاد کی ضرورت ہے۔ اسلامی عظمت اور شوکت کو بحال رکھنے کے لئے احمدی بجا لا رہے ہیں۔ سوال مختصر سا ہے اور مختصر ہی جواب کافی ہے۔ کہ ممالک مغربی۔ امریکہ اور افریقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماسوا کس نے پیغام حق پہنچایا۔ کس کو انکار ہے کہ روز بروز اسلام اپنے حقیقی رنگ میں متمدن ممالک میں جلوہ نما ہو رہا ہے۔ اور احمدی فی الواقع اس مشعل کو جلانے اور گمراہوں کو راہ ہدیٰ دکھانے میں پیش رو ہیں۔ چاہیئے تھا۔ کہ دوسرے مسلمان حوصلہ افزائی کرتے اور ہر طرح کی امداد کر دیتے مگر افسوس ہے۔ کہ عوام کو بہکایا جا رہا ہے۔ اور بلا وجہ فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔

حالات متقاضی ہیں۔ اور رہنماؤں سے توقع ہے کہ ایسے لوگوں کو جو بلا وجہ افتراق کی خلیج کو وسیع کر رہے ہیں روکا جائے۔ کہ وہ خواہ مخواہ اپنی طاقت اور وقت کو سعی رائیگاں میں ضائع نہ کریں۔ مشائخ اور علمائے دین سے مؤدبانہ التماس ہے کہ ان کی اخوت اور ہمدردی مسلمانان روس کے ساتھ بھی ہونی چاہیئے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ مسلمانان روس کس قدر مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ وقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے روسی الحاد اور دہریت کی رو کو روکنے کی کوشش کریں۔ پھر ایران میں امریکن مسیحی برابر کام کئے جا رہے ہیں۔ اور بکثرت مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ شک ہو تو اعداد و شمار دیکھ لیں۔ وہاں تبلیغی کوشش کے لئے میدان موجود ہے۔ ترک ملازم سے تنگ آکر جو کچھ کر گذر رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان کی طرف توجہ کی جائے۔ بلوچستان میں بالکل جہالت کا غلبہ ہے۔ معمولی ارکان اسلام سے بھی لوگ کورے ہیں۔ وہاں دینیات کی کتاب تلاش کرنا سعی لاحاصل ہے۔ پاس ہی ہیں۔ ان کا بھی حق ہے ان کی فلاح اور بہبود کار ثواب ہے۔ جنوبی ہندوستان میں روپیہ ہو۔ کوشش ہو۔ مبلغ ہوں۔ عالمان باعمل ہوں۔ تو اچھوتوں کے درمیان بڑی کامیابی کی امید ہے۔ مگر ...

... ہے۔ کہ ادہر مسلمانوں کا خیال نہیں ... میں بھی کام کے لئے بہت گنجائش ہے۔ مگر افسوس اس طرف علمائے کرام کا رخ نہیں۔ اور وہ جماعت احمدیہ کی بے جا مخالفت میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں ...

306

جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء سے بیعت کرنیوالوں کی فہرست

نمبر	نام و پتہ
۲۴۲	عبدالرحیم صاحب ضلع ہزارہ
۲۴۳	حسین خان صاحب ، گوجرانوالہ
۲۴۴	راجو بی صاحب ، جہلم
۲۴۵	اصغر علی صاحب ، منٹگمری
۲۴۶	چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ، لائلپور
۲۴۷	، محمد عبداللہ صاحب ، ،
۲۴۸	محمد یعقوب صاحب ، گجرات
۲۴۹	محمد یوسف صاحب ، ،
۲۵۰	چوہدری جیت رام صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۵۱	خان شاد محمد خان صاحب ، مظفرگڑھ
۲۵۲	ٹھاکر چند صاحب ، جالندہر
۲۵۳	نواب الدین صاحب ، گورداسپور
۲۵۴	چوہدری عطا محمد صاحب ، منٹگمری
۲۵۵	، علی شیر صاحب ، ،
۲۵۶	، گاہسا صاحب ، ،
۲۵۷	، سردار علی صاحب ، سرگودہا
۲۵۸	، سردار محمد صاحب ، گورداسپور
۲۵۹	عبداللہ صاحب ، سیالکوٹ
۲۶۰	رحمت علی صاحب ، سرگودہا
۲۶۱	بشیر احمد صاحب ، ،
۲۶۲	بشیر احمد صاحب ، ،
۲۶۳	اللہ دتا صاحب ، گوجرانوالہ
۲۶۴	دانشمند صاحب ریاست جموں
۲۶۵	گاماں صاحب ضلع میرپور
۲۶۶	سید فضل شاہ صاحب ، شاہپور
۲۶۷	محمد موسیٰ صاحب ، ڈیرہ غازیخان
۲۶۸	چوہدری بدرالدین احمد صاحب ، منٹگمری
۲۶۹	غلام ربانی صاحب ، ہزارہ
۲۷۰	بہار شاہ صاحب ، گورداسپور
۲۷۱	محمد شفیع صاحب ، لائلپور
۲۷۲	واجد علی خان صاحب ، خیرپور
۲۷۳	فضل الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۷۴	سردار محمد اکرم صاحب ، گورداسپور
۲۷۵	کاکا صاحب ، ،
۲۷۶	فضل حسین صاحب ، شیخوپورہ

نمبر	نام و پتہ
۲۷۷	عبدالعزیز صاحب رحیم یارخاں سندھ
۲۷۸	غلام حسن صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۹	کریم بخش صاحب ، سیالکوٹ
۲۸۰	قریشی سعید الرحمن صاحب ، ،
۲۸۱	، عبدالرحیم صاحب ، ،
۲۸۲	، فضل الرحمن صاحب ، ،
۲۸۳	عبدالحمید صاحب لاہور
۲۸۴	الہ دین صاحب ریاست بہاولپور
۲۸۵	محمد الدین صاحب ، ،
۲۸۶	محمد سعید صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۸۷	سید شمس الدین صاحب ، سوگھڑہ
۲۸۸	امان اللہ صاحب ، سرگودہا
۲۸۹	محمد صدیق صاحب ، منٹگمری
۲۹۰	محمد عظیم صاحب ضلع جہلم
۲۹۱	محمد عبداللہ صاحب منٹگمری
۲۹۲	نواب الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲۹۳	غلام نبی صاحب ، ،
۲۹۴	عبدالرحیم صاحب ، ،
۲۹۵	مختار احمد صاحب ، ،
۲۹۶	غلام حیدر صاحب ، گوجرانوالہ
۲۹۷	عبداللہ صاحب ، گورداسپور
۲۹۸	محمد شفیع صاحب ، منٹگمری
۲۹۹	قادر بخش صاحب ، سیالکوٹ
۳۰۰	الہ دین صاحب ، گورداسپور
۳۰۱	فیروزالدین صاحب ، ،
۳۰۲	جمال دین صاحب ، منٹگمری
۳۰۳	اللہ دتا صاحب ، ،
۳۰۴	فضل الدین صاحب ، ہوشیارپور
۳۰۵	محمد ابراہیم صاحب ، ،
۳۰۶	غلام احمد صاحب ، ،
۳۰۷	بشیر الدین صاحب ، سرگودہا
۳۰۸	شیر محمد صاحب ، جالندہر
۳۰۹	عبدالحمید صاحب ، ،
۳۱۰	نور محمد صاحب ، گوجرانوالہ
۳۱۱	محمد الدین صاحب ، جموں

نمبر	نام و پتہ
۳۱۲	محمد دین صاحب ضلع لاہور
۳۱۳	عطا محمد صاحب ، ہوشیارپور
۳۱۴	فتح محمد صاحب ، ،
۳۱۵	محمد ابراہیم صاحب ، لاہور
۳۱۶	عبدالعزیز صاحب ، ،
۳۱۷	عبداللہ صاحب ، شیخوپورہ
۳۱۸	حسن محمد صاحب ، کشمیر
۳۱۹	محمد یوسف صاحب ، جہلم
۳۲۰	محمد چراغ صاحب ، لاہور
۳۲۱	احمد الدین صاحب ، ،
۳۲۲	محمد عالم صاحب ، فیروزپور
۳۲۳	بشیر احمد صاحب ، ،
۳۲۴	محمد ابراہیم صاحب ، ،
۳۲۵	محمد یوسف صاحب ، گجرات
۳۲۶	اللہ لوک صاحب ، سرگودہا
۳۲۷	رحیم بخش صاحب ، امرتسر
۳۲۸	امیر خان صاحب ، ہوشیارپور
۳۲۹	مہردین صاحب ، گجرات
۳۳۰	غلام رسول صاحب ، ،
۳۳۱	خداداد صاحب ، ،
۳۳۲	محمد ابراہیم صاحب ، ،
۳۳۳	غلام حسین صاحب ، ،
۳۳۴	اللہ دتا صاحب ، ،
۳۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب ، ،
۳۳۶	اللہ دتا صاحب ، ،
۳۳۷	اللہ دتا صاحب ، ،
۳۳۸	ماسٹر خیرالدین صاحب ، امرتسر
۳۳۹	محمد شفیع صاحب امرتسر
۳۴۰	اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
۳۴۱	نواب خان صاحب ، ،
۳۴۲	سجاول خان صاحب ، ،
۳۴۳	مہرداد صاحب ، ،
۳۴۴	بشیر احمد صاحب ، ،
۳۴۵	عبدالرحمن صاحب ، شیخوپورہ
۳۴۶	معراج الدین صاحب ، ،
۳۴۷	خادم حسین صاحب ، گجرات
۳۴۸	نسیم الدین احمد صاحب بنارس
۳۴۹	نوردین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۳۵۰	رحمت علی صاحب ، جالندہر

نمبر	نام و پتہ
۳۵۱	حافظ محمد عبداللہ صاحب لاہور
۳۵۲	مولا بخش صاحب ضلع گجرات
۳۵۳	فتح محمد صاحب ریاست پونچھ
۳۵۴	نور محمد صاحب ،
۳۵۵	شیخ عبدالغفار صاحب ضلع [illegible]
۳۵۶	محمد شفیع صاحب ریاست مالیرکوٹلہ
۳۵۷	فضل صاحب ، ،
۳۵۸	حکیم عبدالحمید صاحب ضلع جالندہر
۳۵۹	محمد عثمان صاحب ، ،
۳۶۰	عبدالرحمن صاحب ، ،
۳۶۱	سرور محمد صاحب ، گجرات
۳۶۲	شیر محمد صاحب ، رہتک
۳۶۳	جلال الدین صاحب ، ،
۳۶۴	سردار خان صاحب ، سیالکوٹ
۳۶۵	غلام قادر صاحب ، سرگودہا
۳۶۶	اللہ بخش صاحب ، سیالکوٹ
۳۶۷	دوست محمد صاحب ، آگرہ
۳۶۸	محمود احمد صاحب ، ،
۳۶۹	فتح محمد صاحب ، ،
۳۷۰	نور احمد خان صاحب ، لائلپور
۳۷۱	نیاز احمد صاحب انبالہ شہر
۳۷۲	راج علی صاحب ماحیم پور
۳۷۳	محمد حنیف صاحب ضلع لائلپور
۳۷۴	حب علی صاحب ، آگرہ
۳۷۵	حسین خان صاحب ، ،
۳۷۶	یار محمد صاحب ، ،
۳۷۷	سردار خان صاحب ، ،
۳۷۸	روپ خان صاحب ، ،
۳۷۹	وزیر خان صاحب ، ،
۳۸۰	میاں عبدالکریم صاحب ، گوجرانوالہ
۳۸۱	میاں عبدالحمید صاحب ، ،
۳۸۲	حسن محمد صاحب ضلع گورداسپور
۳۸۳	اسمٰعیل صاحب ، ،
۳۸۴	ملک تاج حسین صاحب ، جھنگ
۳۸۵	ملک شاہزادہ صاحب ، ،
۳۸۶	الہ بخش صاحب ریاست بہاولپور
۳۸۷	عبداللطیف صاحب ضلع ریاسی
۳۸۸	محمد عبداللہ صاحب ، ،
۳۸۹	اللہ بخش صاحب بہاولنگر

نمبر	نام و پتہ
۳۹۰	حسن محمد صاحب علاقہ راجوری
۳۹۱	عطا محمد صاحب ، ،
۳۹۲	شاہ محمد صاحب ، ،
۳۹۳	بشیر احمد صاحب ، ،
۳۹۴	عبدالرحمن صاحب ریاست [illegible]
۳۹۵	غلام مصطفیٰ صاحب ، ،
۳۹۶	علی احمد صاحب راجوری
۳۹۷	محمد اسلم صاحب ،
۳۹۸	فضل بیگم صاحبہ ،
۳۹۹	عبدالحق صاحب ،
۴۰۰	راجہ صاحب ،
۴۰۱	غلام احمد صاحب ،
۴۰۲	فاطمہ صاحبہ ،
۴۰۳	بشیرہ بیگم صاحبہ ،
۴۰۴	نذیرہ بیگم صاحبہ ،
۴۰۵	محمد شریف خان صاحب لکھنؤ
۴۰۶	امیر بیگ صاحب لاہور
۴۰۷	مولا بخش صاحب ضلع گورداسپور
۴۰۸	حاکم علی صاحب جوڑہ
۴۰۹	عنایت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۱۰	احمد علی صاحب برہمن بڑیہ
۴۱۱	بشیر احمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۴۱۲	عبدالغنی صاحب ، گجرات
۴۱۳	عبداللہ صاحب ریاست کپورتھلہ
۴۱۴	عبدالحمید صاحب ضلع جہلم
۴۱۵	فتح محمد صاحب مجوکہ
۴۱۶	غلام محمد صاحب کشمیر
۴۱۷	عبدالجلیل صاحب ،
۴۱۸	علی محمد صاحب ضلع گورداسپور
۴۱۹	اللہ دتا صاحب ، ،
۴۲۰	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ ،
۴۲۱	اللہ بخش صاحب ، جہلم
۴۲۲	نذیر احمد صاحب ، منٹگمری
۴۲۳	احمد بخش صاحب ، ملتان
۴۲۴	نبی بخش صاحب ، ،
۴۲۵	معشوق علی صاحب ، آگرہ
۴۲۶	فیروزالدین صاحب ریاست جموں
۴۲۷	شیر محمد صاحب ، فرید کوٹ
۴۲۸	محمد امین صاحب ضلع منٹگمری

(باقی)

وصیّتیں

۳۵۶۷ :- منکہ سردار بی بی زوجہ برکت علی قوم جٹ بیعت ۱۹۲۸ء عمر ۲۶ سال سکنہ لودہی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج مورخہ ۱۱ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد جو ذیل میں درج ہے۔ اور اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد موجود و ثابت ہو۔ اس کے تیسرے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے پر میری کل جائداد کا ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا۔ اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں۔ تو وہ مجرا کر لی جائے۔ میرے موجودہ زیورات کی قیمت ۳ /۱۷ روپیہ ہے۔ مہر ۲۵۰ روپیہ ہے

العبد۔ سردار بی بی موصی مذکور گواہ شد تاج الدین مولوی فاضل لائلپوری مدرس مدرسہ احمدیہ ۱۱ گواہ شد فقیر محمد ساکن دنجواں ڈاک خانہ خاص بٹالہ ضلع گورداسپور

۳۵۴۰ :- منکہ نواب خان ولد دادن خان قوم ملک عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۸ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چھ بیگہ زمین بارانی جس کی قیمت چھ سو روپیہ مبلغ دو سو روپیہ کی زمین رہن میرے پاس ہے

العبد :- نواب خان ولد دادن خان موصی گواہ شد خیر الدین ولد چوہدری غلام رسول قوم جٹ ساکن بھاگووال بقلم خود گواہ شد :- حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی انسپکٹر بیت المال بقلم خود

۴۷۹۰ :- منکہ حمیدہ بی بی زوجہ مرزا اعظم بیگ صاحب قوم مغل عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲۰ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر زیورات قیمتی ۳ ہزار چالیس اراضی ملکیت خود قریباً ۵ کنال قیمتی قریباً ساڑھے تین سو روپیہ ہیں۔

العبد :- حمیدہ بی بی بقلم خود گواہ شد مرزا مبارک بیگ ولد مرزا اکبر بیگ صاحب مرحوم سکرٹری انجمن احمدیہ کلانور ۲۸ گواہ :- مرزا اعظم ولد رسول بیگ صاحب مرحوم خاوند موصیہ سکنہ

کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور ۲۸

۳۸۳۹ :- منکہ غلام نبی ولد چوہدری نواب خان قوم ورک عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء سکنہ بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۸ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ایک ہزار سو روپیہ کی زمین میرے قبضہ میں ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۔/۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز کسی اور جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ملے۔ یا ایسی اور پیدا کی گئی ہو۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ میں نے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اپنی زندگی میں ادا نہ کردیا ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط

العبد :- غلام نبی ولد نواب خان موصی گواہ شد۔ خیر الدین ولد غلام رسول قوم جٹ زرگر ساکن بھاگووال بقلم خود گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال بقلم خود

۲۵۹۳ :- میں مقصودہ بیگم زوجہ پیر محمد زمان شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۲ سال ساکن داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ آج بتاریخ ۱۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲ ہزار روپیہ زیور طلائی ۵ تولہ کپڑے سینے کی مشین سنگر برتن پختہ جو والدین کی جانب سے شادی کے موقعہ پر جہیز میں ملے ہیں۔ ان کا ۱/۱۰ حصہ جو برتن میرے مرنے پر باقی ہوں۔ (نوٹ) حق مہر کا دسواں حصہ یعنی ۲۰۰ روپیہ کی ادائیگی ابھی سے یعنی یکم مئی ۱۹۲۳ء سے بحساب ۔/۲ ماہوار شروع کردوں گی۔

العبد۔ مقصودہ بیگم احمدی بقلم خود گواہ شد۔ سید محمد مقصود علی شاہ احمدی بقلم خود گواہ شد پیر محمد زمان شاہ احمدی وکیل مانسہرہ ضلع ہزارہ بقلم خود

۳۳۸۶ میں محمد نذیر ولد مولوی عبد الحکیم صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بھمبر ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور آج ۲۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

میری کل زمین موروثی دو بیگھہ واقع موضع بھمبہ رکھ میاں سلطان میں ہے۔ مگر مجھے اس کے بیع و رہن کا حق نہیں ہے۔ اس لئے میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی پیداوار فصلانہ کا دسواں حصہ ہر فصل پر بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ محمد نذیر بقلم خود گواہ شد۔ محمد عبد اللہ کلرک قصور فیروز پور گواہ شد نبی بخش احمدی ملازم ریلوے فیروز پور چھاؤنی

۳۵۳۳ میں پیر محمد ولد چوہدری کرم بخش صاحب راجپوت بھٹی ساکن بھاگووال بھٹی صدر سیالکوٹ آج بتاریخ ۳۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۳ اکتوبر ۱۹۲۱ء

العبد پیر محمد ولد چوہدری کرم بخش صاحب راجپوت بھٹی ساکن بھاگو بھٹی حال ملازم اٹک آئل کمپنی کھوڑ ضلع کیمبل پور

گواہ شد۔ چوہدری کرم بخش قوم راجپوت ساکن بھاگو بھٹی سیالکوٹ والد موصی بقلم خود گواہ شد۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ بقلم خود

۳۳۱۷ میں مسماۃ امینہ بی بی زوجہ مظفر خان صاحب حوالدار قوم بھمبرٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی رام پور ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات۔ آج بتاریخ ۲۴ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد موجودہ مہر مبلغ پانچ سو روپیہ بصورت اراضی ملک رقبہ واقع رقبہ کھاریاں ضلع گجرات کا ۱/۱۰ حصہ ہے سونا دس تولہ قیمت بحساب درجہ اس وقت ۔/۲۰ روپے فی تولہ = ۔/۲۰۰ کا ۱/۱۰ حصہ = ۔/۲۰ کل جائداد اس وقت ۷۲۰ روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ روپیہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد۔ امینہ بی بی بقلم خود گواہ شد محمد امین والد موصیہ گواہ شد۔ غلام یٰسین برادر موصیہ

۳۳۱۹ میں ڈاکٹر محبوب عالم ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ عمر ۵۷ سال ساکن امرتسر آج بتاریخ ۱۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت یہ ہے۔ کہ ایک مکان رہائشی واقع امرتسر متصل اسلامیہ سکول میں ۱/۸ حصہ ۳۶ بیگھہ اراضی زرعی واقعہ موضع ادھووالی ضلع گوجرانوالہ میں ۱/۸ حصہ مکان اور اراضی مذکور میں میرے حصہ کی قیمت ۵۷۰ روپے بنتی ہے۔ لیکن میرا گزارہ ۸۷ روپے ماہوار پنشن پر بھی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لیکن اگر میں کوئی رقم نقد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

307

جدید محلہ دارالانوار میں نہایت باموقع اراضی قابل فروخت ہے!

قادیان کے جدید اور بہترین محلہ یعنی محلہ دارالانوار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نئی کوٹھی دارالحمد کے بالکل سامنے قریباً سولہ کنال اراضی عزیزم مکرم میاں عبداللہ خانصاحب کی قابل فروخت موجود ہے۔ جو اسے ایک مجبوری کی وجہ سے میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اراضی کمیٹی دارالانوار کی خاص اجازت سے پرائیویٹ طور پر فروخت کیجارہی ہے۔ پرانی آبادی قادیان سے قریب ہونیکے علاوہ یہ اراضی حضرت صاحب کی کوٹھی کے بالکل سامنے کوٹھی کے گیٹ سے صرف چند گز کے فاصلہ پر واقع ہے اور محلہ کے بہترین قطعات میں سے ہے۔ خریداروں کو آبادی کیلئے دارالانوار کی شرائط کی پابندی جو محلہ کی خوبصورتی اور خود مکان بنانیوالوں کے مفاد کی خاطر مقرر کیگئی ہیں ضروری ہوگی۔ قیمت جو یکمشت لیجائیگی [illegible] فی مرلہ مقرر ہے۔ دو کنال سے کم قطعہ فروخت نہیں کیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

فقط۔ المعلن

مرزا بشیر احمد۔ ایم اے۔ قادیان ۲۰ ۳/۳۲

احباب کی خاص توجہ کیلئے

دلکشا پرفیومری کمپنی کی ایجادوں سے سینکڑوں لوگ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ بھی ایک بار ضرور آزمائش کریں

کنارسی رونس (رجسٹرڈ)

عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ثابت ہو چکی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ رعایتی قیمت عہ فی شیشی۔ میر فضل الرحمن نعمت الٰہی۔ گلباغ۔ ٹیکری حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوا کنارسی رونس نہایت عمدہ چیز ہے خصوصاً معمر بوڑھوں کے لئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپ کی دوا سے خدا کے فضل سے قوت معلوم ہوتی ہے۔ چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ دور تک چلتا پھرتا ہوں۔ ہاضمہ درست۔ اجابت صاف

دلکشا ہیر آئل (رجسٹرڈ)

بالوں کی حفاظت۔ ان کو لمبا۔ ملائم۔ مضبوط اور سفید ہونے سے روکنے اور بے وقت سفید شدہ بالوں کو سیاہ بنانیکے لئے بہترین تیل قیمت رعایتی فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ مرزا گل محمد صاحب تحریر فرماتی ہیں۔ قریباً ایک سال سے آپ کا تیل استعمال کر رہی ہوں۔ میرے سر کے بال جو کمزور ہے اور جھڑتے رہتے تھے نیز سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔ آپکے تیل کے استعمال سے ملائم لمبے اور سیاہ ہو گئے ہیں۔

دلکشا سنون

دانتوں کو سفید۔ اور مضبوط بنانیکے لئے بینظیر منجن ہے۔ اس سے دانتوں اور مسوڑوں کی ہر قسم کی امراض خواہ پائیوریا ہو یا کوئی اور مرض بہت جلدی دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۸/ بشیری بیگم صاحبہ بمبئی سے تحریر فرماتی ہیں۔ آپکا دی پی موصول ہوا منجن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔

سرمہ نورانی

آنکھوں کی جملہ امراض خصوصاً ککروں جیسی موذی مرض کیلئے ایک بڑے اکھاڑ نیوالی ایجاد ہے۔ فضل کریم صاحب ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں عرصہ سے آنکھوں کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اور علاج نہیں ہوتا تھا۔ میں نے آپکا سرمہ نورانی خرید کر استعمال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ مجھے ایک ہفتہ ڈالنے سے ہی فائدہ ہو گیا۔ قیمت فی تولہ عہ محصول ڈاک۔ بذمہ خریدار

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان۔ پنجاب

(گود بھری) حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کیلئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپکو اولاد کی خواہش ہے تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرا دیں اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرا دیں۔ اگر آپ کو بفضل خدا۔ ذہین۔ خوبصورت باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرا دیں۔ حب اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم میں بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے بچہ اور والدہ کیلئے تریاق ہے۔ فوراً حب اٹھرا رجسٹرڈ منگوا کر استعمال کرا دیں۔ اور قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ منگوانے پر صرف للعہ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کشمیر فرنچائز کمیٹی نے ۲۱ اپریل جموں میں اپنا کام ختم کیا۔ تمام گواہوں نے قیام اسمبلی کے متعلق مہاراجہ بہادر کے احکام کی تائید کی ہے۔ لیکن گلینسی کمیشن کی سفارش سے اختلاف کرتے ہوئے تجویز کیا ہے کہ اسمبلی کو نئے ٹیکس عائد کرنے کا حق ہز ہائی نس کی منظوری کے بغیر ہو۔ مسلمانوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کم سے کم آبادی کے ۱/۱۰ حصہ کو حق رائے دہی ملنا چاہئے۔ لیکن ہندو اس کے خلاف ہیں ان کی تجویز یہ ہے کہ رائے دہندگی کا معیار قابلیت پر ہونا چاہئے۔ اس کمیٹی کے صدر سر دلال چیف جسٹس تھے۔ اور تین ممبران میں سے صرف ایک مسلمان تھا۔ اور وہ بھی خان بہادر عبد القیوم۔

سری نگر سے ۲۴ اپریل کی اطلاع ہے کہ یارقند کے ننانوے فیصدی مسلمانوں نے کئی برس سے چینی حکام کے خلاف جو تحریک جاری کر رکھی تھی۔ اس نے اب یہ صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ مسلم رضا کاروں کی فوج نے کومال کے علاقہ پر قبضہ کر کے چینی حکام کو قید کر لیا ہے۔ چرچن۔ ختن فیض آباد اور متعدد دیگر مقامات پر بھی اپنی حکومت قائم کر دی ہے۔ ۱۸۶۷ء میں بھی مسلمانوں نے اپنی حکومت قائم کر کے اپنے قائد یعقوب بیگ کو بادشاہ بنا لیا تھا۔ لیکن اس کی وفات پر پھر چینیوں نے قبضہ کر لیا۔ چینی ہوائی جہاز اس بغاوت کو کچلنے کے لئے یارقند پہونچ گئے ہیں۔

ہر ہٹلر جرمن چانسلر کو ہلاک کرنے کی سازش کے الزام میں برلن میں ۲۴ اپریل کو پولیس نے ایک ہندوستانی اور اس کے ساتھی کو گرفتار کر لیا ہے۔ ماخوذ مسٹر ا بندرا ناتھ ٹیگور کا پوتا بیان کیا جاتا ہے۔

قومی جھنڈا اپنے مکانوں پر نصب کرنے کے جرم میں بنگال کے دو اشخاص کو عدالت ماتحت نے ایک ایک ماہ قید بامشقت اور ۳۰۔۳۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ تو جسٹس گھوش نے انہیں بری کرتے ہوئے یہ رولنگ دیا۔ کہ قومی جھنڈا نصب کرنا کوئی جرم نہیں۔ جب تک قطعی شہادات سے یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ یہ فعل کسی خلاف قانون جماعت کی ہدایت کے ماتحت کیا گیا ہے۔

ماسکو کے مشہور مقدمہ میں جن دو برطانی انجینیروں کو روس بدر کیا گیا تھا۔ وہ ۲۴ اپریل کو لندن پہنچ گئے۔ جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جرمنی سے گذرتے ہوئے برلن میں بھی نازیوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ اور انہیں ایڈریس پیش کئے۔ لندن پہونچنے پر ملک معظم کی طرف سے انہیں مبارک باد کا پیغام ارسال کیا گیا۔

ڈاکٹر امبیدکر جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں شامل ہونے کے لئے ۲۴ اپریل کو بمبئی سے روانہ ہو گئے۔ اور ایک اخباری نمائندہ سے انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہندوؤں میں اجتماعی عمل کا فقدان ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ متحدہ طور پر عمل کر کے وائٹ پیپر میں تبدیلیاں کرائی جائیں

چٹاگانگ سے ۲۴ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک اطالوی بدھ راہب کی قیادت میں متعدد راہبوں کا قافلہ رو ما جانے کے لئے کلکتہ روانہ ہو گیا ہے۔ جن کا مقصد یورپ میں بدھ مت کی اشاعت کرنا ہے۔

پیکنگ سے ۲۴ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پیکن کے شمال میں شہر "سیا" اور "کپے کیو" کے درمیان چینی اور جاپانی افواج میں زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ جس میں اکثر چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جاپانی فوجیں زبردست بم باری کر رہی ہیں۔ لیکن انہیں اس امر کا اعتراف ہے کہ چینی نہایت استقلال اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔

راک فیلر جو امریکہ کا رہنے والا اور دنیا کا دولتمند ترین انسان ہے۔ حال میں اس کی سوانح عمری شائع ہوئی ہے ۸ جولائی ۱۹۳۳ء کو اس کی عمر پورے چورانوے برس کی ہو جائیگی۔ اس نے سولہ برس کی عمر میں نہایت معمولی ملازمت سے زندگی شروع کی تھی۔ اور اب اس کے تمول کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ ۷۸ برس میں اس نے ڈیڑھ ارب روپیہ خیرات کیا ہے

شملہ سے ۲۵ اکتوبر کا ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے ریزرو بنک اور ریلوے بورڈ کانفرنس پر بحث کے لئے انڈین اسمبلی کے ۱۲ ممبروں کو لندن مدعو کیا ہے۔ مسلمانوں میں سے سر محمد یعقوب۔ سید محمد بادشاہ مسٹر یٰسین شاہ اور ڈاکٹر ضیاء الدین لئے گئے ہیں بحث کی ٹھیک تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۵ اپریل کو ہاؤس آف لارڈز میں منعقد ہوا۔ جس میں کمیٹی کے طریق کار پر بحث ہوئی۔ میٹنگ چونکہ پرائیویٹ تھی۔ اس لئے کوئی بیان شائع نہیں کیا گیا۔

کانپور سے ۲۵ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع اناؤ میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ جس سے ایک سو سے زائد اشخاص ہلاک اور کئی ہزار مجروح ہو چکے ہیں۔ اولوں کے ایک ایک فٹ اونچے انبار لگ گئے۔ پہلے زبردست آندھی آئی۔ جس سے سینکڑوں مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ ہزاروں مویشی اور چرند پرند ہلاک ہو گئے

پنجاب پراونشل ہندو سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۵ اپریل کو لاہور میں ہوا۔ جس میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے روبرو وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ میں پنجاب کے ہندوؤں کے ساتھ ناانصافی کے سوال پر شہادت دینے کے لئے اپنے نمائندے بھیجنے کی تجویز نامنظور کر دی گئی کیونکہ سبھا کے خیال میں کالات موجودہ اس کا کوئی فائدہ نہیں

طہران سے ۲۵ اپریل کی خبر ہے کہ ایرانی گورنمنٹ نے دو انگریزوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن کے خلاف الزامات تاحال صیغۂ راز میں ہیں۔

بحیرۂ یونان کے ایک جزیرہ کوس نامی سے ۲۵ اپریل کو ایک خوفناک زلزلہ کی خبر آئی ہے۔ جس سے ۱۱۹ اشخاص ہلاک اور چھ سو مجروح ہوئے ہیں۔

پیکنگ سے ۲۶ اپریل کی خبر ہے کہ چینی فوجوں کے زبردست حملوں نے جاپانیوں کے چھکے چھڑا دئے ہیں۔ اور وہ دیوار چین کی طرف واپس بھاگ رہے ہیں۔ جاپان کے خلاف آئندہ پالیسی اختیار کرنے کے لئے تمام چینی کمانڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

ہائیکورٹ پنجاب کے مسٹر جسٹس ہیرسن کے متعلق لاہور سے ۲۶ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ وہ اختلال دماغ کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اور البرٹ وکٹر ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔ حالت تسلی بخش ہے۔

مولانا شوکت علی ۲۶ اپریل کو یورپ کی سیاحت کے بعد بمبئی پہونچ گئے۔ اور پریس کے نمائندہ سے کہا۔ کہ میں وائسرائے کے ساتھ ملاقات کرونگا۔ اور ان سے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال سے جیل میں ملنے کی اجازت لیکر کانگریس اور حکومت کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرونگا

اسمبلی کی مرکزی ہندو کمیٹی کے چھبیس ممبروں نے ایک عرضداشت تیار کی ہے۔ جسے پیش کرنیکے لئے بھائی پرمانند لندن جا رہے ہیں۔

سری نگر سے ۲۶ اپریل کی خبر ہے کہ میرواعظ یوسف شاہ سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ جس کے داخل کرنے سے انکار پر وارنٹ جاری کئے گئے ہیں۔ ابھی تک گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ کسی عقیدتمند..

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی